بسم اللہ الرحمٰن ا لرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

المنار

مئی۔جون ۲۰۱۴

نگران۔ پروفیسر چوہدری حمید احمد۔ صدر تعلیم لاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ جرمنی

ایڈیٹرز: چوہدری انیس احمد۔ چوہدری کولمبس خاں۔ عرفان احمد خان

مینیجر۔ چوہدری نصیر احمد

ترتیب وڈیزائن۔ محمد ظہیر احمد۔Software Engineer

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	احکام خداوندی۔ حدیث نبوی۔	۱
۲	کلام الامام، امام الکلام	۲
۳	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا قادیان میں کالج کے افتتاح کے موقع پر تاریخی خطاب	۳
۴	یوکے ایسوسی ایشن کے ڈنر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب	۴
۵	پیش لفظ ۔ صدر ایسو سی ایشن ونگران المنار	۷
۶	قرار دادِ تعزیّت بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب	۸
۷	قرار دادِ تعزیّت بر وفات محترم مولانا محمود احمد بنگالی صاحب	۹
۸	نظم: لئیق احمد عابد۔ ربوہ	۱۰
۹	نظم: پروفیسر نصیر احمد خاں مرحوم	۱۱
۱۰	خالہ جی ڈوگر۔ ایک محسنہ کا ذکر خیر۔ طاہر احمد صدیق امرتسری	۱۲
۱۱	عربی ام الالسنہ۔ چوہدری کو لمبس خان	۱۵
۱۲	یادِ رفتگان ۔ المنار رپورٹر	۱۹
۱۳	حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کا مؤلفہ قاعدہ یسرنا القرآن اور نئی طرز کتابت: ڈاکٹر سید محمد خیر البشر	۲۰
	انگریزی / جرمن سیکشن	

ارشاد باری تعالیٰ

وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ [3:104]

ترجمہ۔

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ا نس رضی اللہ عنہ عن ا لنبی صلی ا للہ علیہ و سلم قال :

لا یو من احدکم حتیٰ یحب لا خیہ ما یحب لنفسہ

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

کلام الامام، امام الکلام

امام آخر الزمان کا انتباہ

دیکھو آج، زمین نے بتلادیا ہے، زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخرت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں، میری طرف سے نہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں، کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا، تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالو گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکے خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہو گا تب بھی رحم کیا جائے گا، ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے۔ اشتہار 8 اپریل 1905 مندرجہ تبلیغ اسالت جلد دہم صفحہ 82 / 81

جو لوگ اس مسیح کے ساتھ دل و جان سے ہو جاویں گے خدا تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور دین میں استقامت عطا کرے گا اور وہی اسلام کی ترقی کا بھی پودہ ٹھہریں گے۔ کہ خدا ان کو نشو و نما دے گا اور ان کی ذریت میں برکت رکھے گا۔

نشان آسمانی صفحہ 16

مورخہ 14 جون 1944 کو تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح کے موقع پر

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

تاریخی خطاب

حضرت امیر المومنین المصلح موعودؓ نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"یہ تقریب جو تعلیم اسلام کالج کے افتتاح کی ہے اپنے اندر دو گونہ مقاصد رکھتی ہے ایک مقصد تو اشاعت تعلیم ہے جس کے بغیر تمدّنی اور اقتصادی حالت کسی جماعت کی درست نہیں رہ سکتی۔ جہاں تک تعلیمی سوال ہے یہ کالج اپنے دروازے ہر قوم اور ہر مذہب کے لئے کھُلے رکھتا ہے کیونکہ تعلیم کا حصول کسی ایک قوم کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تعلیم کو بحیثیت ایک انسان ہونے کے ہر انسان کے لئے ممکن اور سہل بنادیں۔ میں نے لاہور میں ایک دو ایسی انسٹیٹیوٹ دیکھیں جن کے بانی نے یہ شرط لگادی تھی کہ ان میں کسی مسلمان کا داخلہ ناجائز ہو گا۔ مجھ سے جب اس بات کا ذکر ہوا تو میں نے کہا اس کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ مسلمان بھی ایسی ہی انسٹی ٹیوٹ قائم کریں اور اس میں یہ واضح کریں کہ **اس میں کسی غیر مسلم کا داخلہ ناجائز نہ ہو گا**۔ کیونکہ ایک مُسلم کا اخلاقی نقطۂ نگاہ دوسری قوموں سے مختلف ہوتا ہے۔ پس جہاں تک تعلیم کا سوال ہے ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا آسان ہو۔ اس کالج کے دروازے ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کے لئے کھُلے ہوں اور انہیں ہر ممکن امداد اس انسٹیٹیوٹ سے فائدہ حاصل کرنے لئے دی جائے۔

دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ آجکل کی تعلیم بہت سا اثر مذہب پر بھی ڈالتی ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ غلط اثر ہوتا ہے کیونکہ وہ مذہب کے خلاف ہوتا ہے۔ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ خدا کا فعل اس کے قول کے خلاف ہوتا ہے نہ ہم یہ ماننے کے لئے تیار ہیں کہ خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف ہوتا ہے۔ ہمیں ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہے کہ خواہ ہمارے پاس ایسے ذرائع نہ بھی ہوں۔ جن سے ان اعتراضات کا اسی رنگ میں دفاع کیا جاسکتا ہو۔ جس رنگ میں وہ اسلام پر کئے جاتے ہیں یا جن علوم کے ذریعہ وہ اعتراضات کئے جاتے ہیں انہی علوم کے ذریعہ اُن اعتراضات کا رد کیا جاسکتا ہو۔ پھر بھی یہ یقینی بات ہے کہ جو اعتراضات خدا تعالیٰ کی ہستی پر پڑتے ہیں یا جو اعتراضات خدا تعالیٰ کے رسولوں پر پڑتے ہیں یا جو اعتراضات اسلام کے بیان کردہ عقائد پر پڑتے ہیں وہ تمام اعتراضات غلط ہیں اور یقیناً کسی غلط استنباط کا نتیجہ ہیں۔ چونکہ اس قسم کے اعتراضات کا مرکز کالج ہوتے ہیں اس لئے ہمارے کالج کے قیام کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ مذہب پر جو اعتراضات مختلف علوم کے ذریعہ کئے جا تے ہیں ان کا انہی علوم کے ذریعہ ان اعتراضات کو رد کریں اور دنیا پر ثابت کریں کہ اسلام پر جو اعتراضات ان علوم کے نتیجہ میں کئے جاتے ہیں وہ سر تا پا غلط ہیں۔

★★★★★

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے سالانہ عشائیہ کے موقع پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

فرمایا " تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اس لئے قائم کی گئی تھی، اس میں تمام طالب علم شامل ہیں چاہے احمدی ہیں یا غیر از جماعت۔ تاکہ ایک مل بیٹھنے کا موقع میسر آجائے۔ سال کے مختلف وقتوں میں ان ممبران کو، اور پرانی یادیں تازہ کر سکیں۔ اور پرانی یادیں تعلیم الاسلام کالج کے جو مختلف دور گزرے ہیں ان کی جو یادیں ہیں مختلف طلباء سے وابستہ ہیں اور وہ اپنے دور کی جب وہ یادیں اکٹھے بیان کریں تو ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں بزرگ اساتذہ کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں اور ان کی نیکیوں کو جاری کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ پس ایک مقصد یہ تھا جس کے لئے جب مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا ضرور بنائیں ایسوسی ایشن۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک نیک مقصد کے لئے یہ ایسوسی ایشن قائم کی گئی تھی نہ کہ کسی قسم کا سیاسی اکھاڑا بنانے کے لئے۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ بھی مطالبہ آیا میرے پاس کہ اس سال ہمارے کالج کے الیکشن، ہماری ایسوسی ایشن کے الیکشن ہونے ہیں، اس لئے canvassing کی بھی اجازت دی جائے۔ میں نے اس تجویز کو رد کر دیا تھا۔ اس لئے کہ ایک دوستانہ ماحول میں ایک ایسوسی ایشن بنائی گئی تھی جس میں آپس میں لوگ بیٹھیں اور اپنی ایک انتظامیہ منتخب کر لیں نہ کہ canvassing کی جائے۔ کسی کے حق میں لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ کسی کے خلاف بولا جائے اور پھر اس طرح رنجشیں پیدا ہوں گی۔ محبتیں اور پیار نہیں پنپیں گے۔ اس لحاظ سے ہمیں ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

بعض جو بعد کی پیداوار ہیں طلباء، وہ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پرنسپل شپ کے زمانے میں کالج میں وقت نہیں گزارا، بلکہ بعد میں وقت گزارا خلافت پر جب آپ متمکن ہوئے، اس کے بعد مختلف پرنسپل صاحبان آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی ایک احمدی کا جو کردار ہے، اس کو یا جماعت کا کردار جو ہے اس کو، ہر طالب علم پر خواہ وہ احمدی تھا یا

غیر از جماعت تھا اس کے اندر راسخ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور وہ یہی ہے کہ محبت پیار سے رہنا اور اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینا۔ اس کے بعد ایسے بھی ہوں گے جو بھٹو دور کے بعد جب کالج قومیائے گئے اس وقت وہاں پڑھتے رہے، اس وقت وہاں ایک ایسا ماحول پیدا ہو گیا تھا جس کو ایک احمدی ماحول تو بہر حال نہیں کہا جا سکتا بلکہ سیاست اور مخالفت احمدیت، احمدیوں کی مخالفت، اساتذہ کی آپس میں ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں، اس طرح کا ماحول تھا۔ تو بہر حال شاید اس ماحول میں پلنے بڑھنے والے جو سٹوڈنٹس تھے انہیں شاید خیال آیا ہو کہ ہم اس طرح کا ایک رنگ دے دیں اس ایسوسی ایشن کو۔ تو اس لئے یہ رنگ تو ہم قطعاً" نہیں دے سکتے اس ایسوسی ایشن کو۔ اس لئے canvassing کا تو سوال ہی نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ مل بیٹھنا ہے اور آپس میں تفریحی ماحول پیدا کرنا ہے۔ اس ماحول میں دنیا میں اس وقت جو بوجھ مختلف قسم کے ہر انسان پر پڑے ہوئے ہیں، ان سے کسی طرح نجات حاصل کرنا ہے موقع پیدا کرنا ہوتا ہے کہ ہلکے ماحول میں ایک ایسا اکٹھ کیا جائے جہاں ایک دوسرے سے کھل کر باتیں بھی ہوں، ایک دوسرے کے خیالات بھی سنے جائیں اور تھوڑی بہت enjoyment بھی ہو جائے۔

لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے ہمیں کہ تفریح اور بے تکلفی کی بھی کچھ حدیں ہیں، کچھ روایات ہیں، جو جماعت کی روایات تھیں وہ کالج میں بھی قائم رہیں، خواہ کالج میں پڑھنے والا احمدی تھا یا غیر احمدی۔ ہمارے اندر وہ ماحول بے تکلفی کا پیدا نہیں ہوتا جس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دفعہ کچھ لیڈر جمع تھے ایک جگہ اور وہاں باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنا بوجھ اور اتنی tension اور اتنے تکلفات میں پڑے ہوئے ہیں ہم کہ آپس کی باتیں بھی ہماری تکلف بن کر رہ گئی ہیں، اس لئے آج کی میٹنگ جو ہے، آج کا بیٹھنا جو ہے اس میں بے تکلفی کا ماحول ہونا چاہئے۔ اور اس میں بے تکلفی کی جو تعریف جو ہر ایک نے کی اپنے مطابق تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے بیان فرمایا کہ ایسی بے ہودگی شروع ہو گئی وہاں ایک دوسرے پر پھل اٹھا کر پھینکنے شروع کر دیئے۔ ایک دوسرے کے خلاف گندے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ مذاق اوچھے قسم کے ہونے لگے۔ تو ایسی بے تکلفیاں ہمارے ماحول میں نہیں ہوتیں۔ وہ سب پڑھے لکھے اور قوم کے لیڈر کہلانے والے لوگ تھے۔ تو غیروں کی بے تکلفی کے تو یہ معیار ہیں۔ ہماری بے تکلفی کا معیار بے تکلفی کے باوجود وقار کا احساس دل میں رکھتے ہوئے ہونا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت اور عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہونا چاہئے۔ تو یہ بے تکلفیاں ہیں جو ہم پید کر سکتے ہیں اپنی ایسوسی ایشن میں۔

بہر حال جیسا کہ میں نے کہا اب انتخاب ہونے ہیں اس سال، تو آپ کے موجودہ صدر صاحب جو ہیں انہوں نے ایک بڑی اچھی تجویز دی ہے اور میں نے اس پر ان کی تجویز پر صاد کیا ہے کہ صدر جو ہے وہ چھ سال کی مدت کے لئے زیادہ سے زیادہ مقرر کیا جا ئے اور کیونکہ ان کو چھ سال ہو گئے ہیں ان کا نام اس دفعہ پیش نہیں ہو گا۔ تو اس دفعہ الیکشن جو ہے اس میں آپ نیا صدر چنیں گے۔ لیکن باقی عہدیداران جو ایسو سی ایشن کے چنیں جاتے ہیں میرے خیال میں ان کے لئے کسی وقت کی حد مقرر کرنے کی ضرورت نہیں، صرف صدر کے لئے ہی کافی ہے یہ حد۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر دفعہ احمدی ہی عہدیدار منتخب ہو۔ اگر کوئی غیر از جماعت ایسا ہے جو ہماری ایسو سی ایشن کا ممبر بنتا ہے تو وہ بھی منتخب ہو سکتا ہے۔ لیکن ان شرائط کے ساتھ جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعتی نظام اور جماعتی وقار کو اپنے سامنے رکھنا ہو گا۔ یہ اس کو پتہ ہونا چاہئے اور ایسو سی ایشن کے جو قواعد ہیں ان میں ان باتوں کا ذکر ہے ان کے اندر رہتے ہو ئے کوئی بھی جو تعلیم الاسلام کالج میں پڑھا ہو کوئی بھی اس executive body کا ممبر بن سکتا ہے۔ وہ باتیں یہی ہیں کہ اعلیٰ اخلاق کی باتیں ہوں۔ ایسو سی ایشن کو ان باتوں کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے جو تعلیم الاسلام کالج کی اقدار رہی ہیں۔ دین کی باتیں تو بے شک ہوں۔ لیکن یہاں کبھی بھی ایسی باتیں ہلکے سے اشارے سے بھی نہیں ہونی چاہئیں جس سے کسی قسم کا اختلافی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہو۔ خدمت انسانیت کے حوالے سے باتیں ہوں علاوہ ہلکی پھلکی باتوں کے اور جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا گیا ہے رپورٹ میں تعلیمی امداد کا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کو یہ تعلیمی امداد بھجوائی جاتی ہے۔ ایسو سی ایشن کی طرف سے براہ راست یہ بھیجتے ہیں اور وہاں کئی طالب علموں کا فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر بھی پروگرام ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسے پرانے طالب علم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آسودہ حالی میسر فرمائی ہوئی ہے، اس لئے ایسے پروگرام جو افریقہ میں جاری ہیں مثلاً احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسو سی ایشن کے ذریعے سے یا Humanity First کے ذریعے، ان میں بھی کبھی کبھی حصہ ڈال لیا کریں۔ ایسو سی ایشن کے نام پر۔ اس میں بعض ایسے پراجیکٹ ہیں وہاں جن میں آپ مکمل طور پر حصہ ڈال سکتے ہیں، اس کا display بھی ہو جائے، تو ان باتوں پر آپ کو غور کرنا چاہئے۔

اللہ کرے یہ ایسو سی ایشن ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور آئندہ بھی جس وقار کو قائم رکھتے ہوئے اب تک کام سرانجام دیتی رہی ہے وہ جاری رہیں۔"

★★★★★

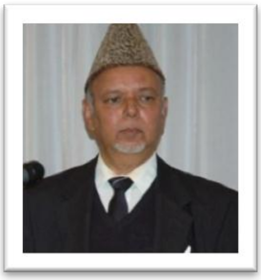

پیش لفظ

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر آپ کا رسالہ المنار آپکی خدمت میں پیش کرنے کرنے کی توفیق عطا فرمائی در اصل اس مرتبہ مکرم عرفان احمد خان صاحب نے رسالہ تیار کرنے کی حامی بھری تھی اور یہی انتظار اور اُمید رہی کہ وہ یہ کام وقت پر سر انجام دے سکیں گے مگر وہ بوجوہ بر وقت ایسا نہ کر سکے۔ اس لئے بامر مجبوری خاکسار ہی کو حسبِ معمول یہ ذمہ داری اٹھانی پڑی۔ آخر جب میں کام ختم کر چکا تو اُنہوں نے کچھ مواد مجھے دیا جس میں سے کچھ تو میں نے شامل کر لیا مگر اس پر مجھے خود مزید کام کرنا پڑا۔ اُمید ہے اگلا شمارہ وہ خود مکمل طور پر تیار کر سکیں گے اور میرا یہ بوجھ ہلکا کر دیں گے۔ انشاء اللہ

مجھے احساس ہے کہ ہم ابھی تک وہ معیار تو نہیں قائم کر سکے جو ہمارے یو کے والے دوست کر چکے ہیں اور شاید ہم اس معیار تک پہنچ بھی نہ پا ئیں، اس لئے کہ ہمارے پاس اس قسم کے ذرائع اور کوالیفائڈ دوست بہت کم ہیں جو انگلستان میں میسر ہیں۔ تاہم جو بھی ہو سکتا ہے ہم اس کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے جد وجہد کرتے رہیں گے کیونکہ ہمارے پیارے امام نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ ہمیں المنار جاری کرنا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ حضور اَیّدہ اللہ تعالیٰ کی دعا ہی ہے جو ہماری حقیر سی کوشش میں برکت ڈال کر ہمیں اِس قابل بنا رہی ہے کہ ہم اسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اِس شمارہ میں سب سے اہم دو خلفاء احمدیت کی انتہائی اہم نصائح شامل کی گئی ہیں جن کو ہمیں ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیئے۔ ایک تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی اس تاریخی تقریر سے ایک اقتباس ہے جو حضور نے 1944 میں قادیان میں کالج کے اِفتتاح کے موقع پر فرمائی تھی دوسری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا وہ انتہائی اہم خطاب ہے جو حضور نے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے کے سالانہ ڈنر میں فرمایا۔ ہم میں سے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پرنسپل شِپ کا مبارک دور دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس قسم کی محبت اور یگانگت کا ماحول تھا۔ حضور کی شفقت ہر طالب علم خواہ وہ احمدی ہو یا غیر از جماعت ہر ایک کو یکساں حاصل تھی۔ مجھے یاد ہے جب کالج کی روئنگ کلب میرے چارج میں تھی۔ ہماری ٹیم کا ایک غیر از جماعت طالب علم کھلاڑی میرے پاس قرضہ حسنہ کی درخواست لے کر آیا کہ سفارش کر دوں۔ یہ قرضہ حسنہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے پرنسپل صاحب ہی منظور کرتے تھے اور پرنسپل صاحب تب منظور فرماتے تھے اگر ساتذہ میں سے کوئی سفارش کرے اور واپسی کی ضمانت دے۔ وہ طالب علم چونکہ احمدی نہیں تھا اس لئے مجھے شرح صدر نہیں تھی کہ میں سفارش کر کے گارنٹی دے دوں۔ اس لئے میں حضور پرنسپل صاحب کے پاس گیا اور صوتحال عرض کر کے رہنمائی چاہی۔ حضونے فوراًفرمایا کہ کوئی تامل نہ کرو اور سفارش کر دو۔ احمدی نہیں پر ہمارا طالب علم تو ہے۔ اور اِسی قسم کا ماحول پیدا کرنے کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے کالج کے افتتاح کے موقع پر ہدایت فرمائی تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس اَیّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہماری ایسوسی ایشن میں بھی وہی محبت اور اخوت کی فضا قائم رہے۔ حتیٰ کہ فرمایا اگر کوئی غیر از جماعت سابق طالب علم جو ایسو سی ایشن کا ممبر ہے وہ بھی عہدیدار منتخب ہو سکتا ہے۔ خاکسار اپنے تمام دوستوں کا مشکور ہے جنہوں نے اس شمارہ کی تیاری میں خاکسار کی مدد فرمائی۔ ان میں مکرم محترم چوہدری کولمبس خان صاحب، چوہدری انیس احمد صاحب اور محمد ظہیر احمد خان صاحب میرے خاص شکریہ کے حق دار ہیں جو ہر لمحہ خاکسار کی رہنمائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

★★★★★

T. I. College Old Students Association e.V.

Registered office:

President: Hamid Ahmad Chaudhry

Am Ulmenrück 11,

60433 Frankfurt/M

22.02.2014

بِسمِ اللہ الرّحمٰنِ الرَّحیم		نَحمدہٗ وَ نصلی علیٰ رسولہِ الکریم		وَعلیٰ عبدہِ المسیح الموعودؑ

قرار دادِ تعزیّت بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

ہم ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے فرزند اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی رحلت پر اپنے دِلی رنج اور دُکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

حضرت امیر المومنین ایّدہُ اللہ تعالیٰ بِنصرہِ العزیز نے خطبہ جمعہ میں جس محبت اور تفصیل سے صاحبزادہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرمایا اس سے ہر احمدی کو ان کا مزید تعارف حاصل ہوا ہے۔ آپ کا علمی ذوق اور عملی نمونہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مرحوم کے تمام افراد خاندان کی خدمت میں اس صدمہ پر دِلی تعزیّت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے ۔

ہم ہیں حضور کے خدام ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

بذریعہ خاکسار پروفیسر حمید احمد چوہدری

صدر۔ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

T. I. College Old Students Association e.V.

بِسمِ اللہ الرّحمٰنِ الرّحِیم نَحمدہٗ وَنصلی علیٰ رسولہِ الکریم وَعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود

قرار دادِ تعزیّت

بروفات محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد بنگالی۔ امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا

ہم ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی۔ احمدیت کے مخلص فرزند اور خلافت کے فدائی محترم محمود احمد صاحب شاہد بنگالی ۔امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی رحلت پر اپنے دلی رنج اور دُکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنْ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں داخل کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 25 اپریل 2014 میں محترم محمود احمد صاحب بنگالی مرحوم کی صفات اور خدمات کا جس تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے وہ ہم سب کے لئے قابل رشک اور مشعل راہ ہے۔

ہم ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس جماعتی صدمہ پر دلی تعزیّت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیت کو ایسے قوی اور امین خدام عطا فرماتا رہے اور ہم سب کو مرحوم کے اوصاف حمیدہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم خلافت احمدیہ کے وفا شعار خادم بن کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین

اسی طرح ہم محترم مولانا محمود احمد صاحب بنگالی مرحوم کے اہل خانہ اور ماموں جان محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ اور تمام خاندان کی خدمت میں بھی اپنے تعزیت کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ہم ہیں حضور کے خدام ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

بذریعہ خاکسار پروفیسر حمید احمد چوہدری
صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی

نوٹ: یہ قرارداد مورخہ 26.04.2014 کے روز محترم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب کی صدارت میں ہونے والی جنرل میٹنگ میں منظور کی گئی۔ اس ریزولیشن کی نقل مکرم محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کی خدمت میں بھجوائی جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ ہمارے جذبات مرحوم کے خاندان کے جملہ افراد کو پیش کر دیں۔

لئیق احمد عابد ربوہ

لئیق احمد عابد کالج کے ہونہار طلباء میں سے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں سٹوڈنٹس یونین کے منتخب صدر اور رسالہ المنار کے سب ایڈیٹر رہے۔ بلند پایہ debator تھے اور کالج کی تمام extra-curricular activities میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ یہ ان کی غزل ہے۔

تُو سامنے ہو گا تو غزل کیسے کہوں گا
دِل دھک سے جو بیٹھا تو غزل کیسے کہوں گا

خاطر میں نہ لاؤں گا رقیبوں کی تعلّی
تُو نے بھی نہ ٹوکا تو غزل کیسے کہوں گا

ہر گام پہ منزل کے نِشاں دیکھ رہا ہوں
تُجھ کو جو نہ پایا تو غزل کیسے کہوں گا

چڑھ آیا ہوں میں طُور پہ اِک آس لگا کر
دیکھا جو نہ جلوہ تو غزل کیسے کہوں گا

کہتے ہیں کہ میٹھا ہے بہت صبر کا میوہ
نکلا جو یہ کڑوا تو غزل کیسے کہوں گا

بخشیش میں دے دو مُجھے دیدار کی دولت
جو تُجھ کو نہ دیکھا تو غزل کیسے کہوں گا

روشن ہیں جبینوں پہ تِرے نام کے سجدے
عابد نہ پُکارا تو غزل کیسے کہوں گا

★★★★★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم پروفیسر حمید احمد چوہدری صاحب!

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پروفیسر ڈاکٹر مکرم نصیر احمد خان صاحب (مرحوم) کی ایک نظم ارسال خدمت ہے۔اگر مناسب سمجھیں تو مکرم خان صاحب کی محبت بھری یاد کے طور پر اسے المنار میں شائع فرمالیں۔جزاکم اللہ۔خاکسار منیر احمد باجوہ، ہیمبرگ، جرمنی۔14.01.2013

ہمیں درپیش ہیں یار و سفر کتنے حضر کتنے
سکوں دیں گے ہمیں کچھ بام ودَر کتنے نگر کتنے
مقامِ خوف ہے دل کے لئے ارشاد ماتدری
بہت کچھ جان کر ہم لوگ بھی ہیں بے خبر کتنے
یہ باغِ زندگی مدفن ہے پھولوں کے تبسم کا
یہاں بکھرے پڑے ہیں شاخِ الفت کے ثمر کتنے
زمانہ جن کے رُخ سے روشنی کی بھیک لیتا ہے
ضیاء پھیلا کے ایسے ڈوب جاتے ہیں قمر کتنے
بنیں گلزار جن کے عزم سے دنیا کے ویرانے
زمانے کو میسر ہیں وہ دِل کتنے جِگر کتنے
جہانِ گل میں صبح وشام کی رعنائیاں توبہ
میسر آدمی کو ہیں مگر شام وسحر کتنے
نصیرؔ اُڑنے سے پہلے ہی کتر ڈالے ہیں گُل چیں نے
نکالے طائرِ دل نے ابھی تھے بال وپَر کتنے

★★★★★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک محسنہ کا ذکر خیر

خالہ جی مرحومہ، محترمہ نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عبد العزیز ڈوگر صاحب والدہ محترمہ عبد الغفور صاحب ڈوگر

(طاہر احمد صدیق ابن مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اشعار اکثر میری زبان پر رہتے ہیں:

بڑھے اس کا غم تو قرار کھودے، وہ میرے غم کے خیال سے
اٹھیں ہاتھ اپنے لئے تو پھر بھی میرے لئے ہی دعا کرے
اسے ڈھونڈتی ہے گلی گلی، مری خلوتوں کی اداسیاں
وہ ملے تو بس میں یہ کہوں کہ آ، میرا مولیٰ تیرا بھلا کرے

ہمارے پیارے بزرگوں کی زندگیاں دین کے لئے وقف تھیں۔ ہم کوارٹر تحریک جدید ربوہ کے رہائشی تھے۔ ہمارے خاندانوں کی آپس میں محبتوں کا سلسلہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ ہمارے گھروں بیچ بظاہر دیواریں تھیں لیکن مجھے بچپن سے ہی کچھ یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا یہ دیواریں نظر تو آتی ہیں لیکن حقیقتاً ان کا کوئی وجود نہیں۔ ایسا لگتا تھا سب ایک وسیع احاطے میں رہتے ہیں جہاں سب کچھ سانجھا ہے۔ جہاں آپس میں دکھ سکھ بانٹے جاتے ہیں۔ جہاں عسر اور یسر کو ایک ہی رنگ میں define کیا جاتا ہے۔

کوارٹروں میں رہنے والی تمام مائیں ہماری مائیں تھیں۔ وہ مائیں جو ہر صبح اپنے بچوں کو نماز فجر سے قبل، اس مقدس ہستی جن کے نام کی خوشبو سے مومنوں کی سانس چلتی ہے، یعنی وجہِ تشکیل کائنات، فخر انبیاء، ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باآوازِ بلند درود سلام بھیجنے کے لئے ربوہ کی گلیوں میں بھیجتیں تھیں۔ وہ مائیں جو شب و روز اپنے بچوں کو خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کی تلقین کرتی تھیں۔ نیز ہر لمحہ یہ یاد دلاتیں کہ " مسلمان کا مطمع نظر دنیاوی آسودگی کی بجائے فقط خدا دوستی ہونا چاہئے۔"

وہ مائیں جن کے در سے اناج کی قلت کے باوجود کوئی ضرورت مند خالی ہاتھ نہ جاتا۔ مائیں جنہوں نے اپنے بچوں کو اس ذہنی عمل سے روشناس کرایا جو غلط کو صحیح سے اور واضح کو مبہم سے جدا کرتا ہے اور انسانی رشتوں کے تقدس اور ان کے نباہ میں توازن برقرار رکھنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ جو اپنی ذات میں ایکدرس گا تھیں۔ ان سب ماؤں کو ہمارے محلے کے تمام بچے " خالہ جی،، کہہ کر پکارتے تھے۔ ہماری امی، برادرم سلیم الدین خان کی امی، بیگم چوہدری عبد الرحمان بنگالی خالہ امینہ، عابد ایاز کی امی، بیگم مولانا غلام احمد ایاز۔ سمو کی امی بیگم قریشی عبد الوحید صاحب، الیاس منیر کی امی بیگم مولانا محمد اسماعیل صاحب، کریم نذیر کی امی بیگم مولانا نذیر احمد علی صاحب، پوپو کی امی بیگم رشید احمد امریکن، خالہ سائرہ، مبارک ولد سراج دین کی امی، رشید چھیدو کی امی بیگم چوہدری ناصر الدین صاحب، ریاض نوید کی امی بیگم شیخ اکرام صاحب، سلیمان قاضی کی امی بیگم قاضی محمد یوسف صاحب اور ہمارے گھر کے ساتھ ہی خالہ جی یعنی غفور کی امی بیگم چوہدری عبد العزیز ڈوگر صاحب (جن کا ذکر خیر یہاں مقصود ہے) رہتی تھیں۔ میں بچپن کی یادوں کو recall کرتا ہوں تو مجھے سب بچوں سے خالہ جی کا شفقت بھرا سلوک اور چوہدری عبد العزیز صاحب اور خالہ جی (

یعنی غفور کے والدین) کا آپس میں مثالی سلوک، بشارت بشیر سندھی صاحب کے کوارٹر کی دیوار پر لٹکے ہوئے خوشبودار موتئے کے پھول کے پودے کی طرح یاد آتا ہے۔

خالہ جی کے بیٹے غفور کے بیان کے مطابق خالہ جی اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ آپ نے شادی کے بعد بیعت کی اور بیعت کر لینے کے بعد دل وجان سے احمدیت کی خوبصورت قدروں کی سوجھ بوجھ حاصل کی اور تمام عمر اس پر عمل پیرا رہیں۔ بعض دفعہ آپ رمضان المبارک کے مہینے میں دس مرتبہ قرآن کا دور مکمل کرتیں۔ نماز تہجد باقاعدہ ادا کرتیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ خالہ جی کا اپنا خاندان ماشاء اللہ کافی بڑا تھا۔ آپ نے ہمیشہ ان سے احسان اور شفقت کا سلوک روا رکھا۔ یہاں تک کہ اپنی ورثہ میں ملی ہوئی کڑوڑوں کی جائیداد اپنے بھائی کے بچوں کو دے دی۔ آپ اپنے سسرال کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ ان سے احسان کا سلوک کرتیں۔ ان کی خدمت اور عزت کرتیں۔ آپ نے ہر ابتلاء، دکھ سکھ میں اپنے خاوند اور سسرال کا کماحقہٗ ساتھ دیا۔ ہمارے بزرگوں میں ایک وصف مضبوط قوت برداشت اور صبر و تحمل تھا۔ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل جب خالہ جی کی طبیعت بہت ناساز تھی، وہ ان کی تیمارداری کے لئے گئی تھی ۔ اس وقت ان کے دل کو بہت کمزوری اور گھبراہٹ تھی۔ نبض بھی ریگولر نہ تھی، مگر پھر بھی جیسے ہی تھوڑا سا افاقہ ہوتا، وہ صبر و سکون سے باتیں کرنا شروع کر دیتی تھیں۔

As a matter of fact جیسے میں پہلے خالہ جی کو مل کر خوش ہوتا تھا عین اسی جذبے سے اب بھی انہیں یاد کرتا اور ان کی مغفرت

کے لئے دعا کرتا ہوں۔ میں جب جب خالہ جی کو دیکھتا تھا اور خالہ جی جیسے مسکراتے چہرے دیکھتا ہوں تب تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں ڈھیروں سکھ ہیں، ہریالی ہے، اور کائنات کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی روشنیوں، خوشبوؤں سے محظوظ ہونے کو جی چاہتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ یہ تمام مسکراتے چہرے گویا بزبان حال یہ کہہ رہے ہوں کہ دیکھو یہ چھوٹے چھوٹے gestures ہی ہوتے ہیں جو زندگی میں بڑے بڑے مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس لئے ہر حال میں خوش رہو اور خوشی کا اظہار کرو۔ یہ کیفیت یہ خوشی مجھے اپنی والدہ کی پاک صحبت میں بھی ملتی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ڈھیر ساوقت گزر گیا۔ حالات بدل گئے، مالی آسودگی آگئی، پھر ایک دن میں خالہ جی کو جرمنی میں غفور کے سجے سجائے تحریک جدید کے کوارٹر سے کہیں بڑے گھر میں ملا۔ بلا مبالغہ مجھے یوں لگا کہ خالہ جی اسی کوارٹر کے دروازے پر کھڑی ویسے ہی مسکرا رہی ہیں۔ ان کی اُس شفقت، نرم گفتاری اور کشش میں رتی بھر فرق نہیں آیا جو کوارٹروں کے دور میں اُن کے رویے میں نظر آتی تھی۔

میں نے جس طرح ساری عمر ہماری امی مرحومہ محترمہ امتہ القیوم ناصرہ صاحبہ (اللہ انہیں غریق رحمت کرے) کو دیکھا کہ ان کے لب ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات اور التجاؤں اور حمد و ثناء میں مصروف رہتے ویسے ہی میں نے خالہ جی (اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے) کو اپنے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹیں بکھیرتے کچھ اپنے انداز سے خدا تعالیٰ کی حمد اور اُس کا شکر کرتے پایا کیونکہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں پر خوش ہونا اور دوسروں کو ایک تبسم بھرے چہرے سے خوش آمدید کہنا، خدا تعالیٰ کا شکر اور حمد و ثناء کے مترادف ہی ہوتا ہے۔ میں اپنی بیگم مریم کے ساتھ خالہ جی کو ہسپتال ملنے گیا تو ہم نے دیکھا کہ خالہ جی تکلیف کے باوجود مسکرا رہی تھیں اور انہوں نے کچھ اس ڈھنگ سے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ گویا یہ تاثر دینا چاہ رہی ہیں کہ فکر نہ کرو سب اچھا ہوگا۔ مجھے خالہ جی کو دیکھ کر ہماری امی کا وہ کہا یاد آجاتا کہ فی زمانہ خلق خدا کے لئے ایک مسکان کسی صدقہ جاریہ سے کم نہیں۔

جب بھی کسی ماں کے انتقال کی خبر سنتا ہوں تو عبید اللہ علیم مرحوم کی کہی ہوئی باتیں میرے دماغ پر چھا جاتی ہیں۔

خورشید مثال شخص کل شام مٹی کے سپرد کر دیا
اندر بھی زمین کے روشنی ہو مٹی میں چراغ رکھ دیا
وصال یار سے پہلے محبت خود اپنی ذات کا اک راستہ ہے
اندھیرے میں عجیب اک روشنی ہے کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے
جدھر دیکھوں مری آنکھوں کے آگے انہی نورانیوں کا سلسلہ ہے

دکھ اور ملال کی کیفیت میں مجھے ہر دفعہ یوں لگتا ہے کہ جیسے منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے میری انگلی چھوڑ دی ہو۔ جیسے کوئی ٹرین چھوٹ گئی ہو۔ اپنی امی کی وفات پر میں بہت دکھی تھا۔ بہت دعا کی، بہت رویا۔ مجھے کسی نے لکھا کہ دیکھو تمہارے لئے دعا کرنے والے لب خاموش ہو گئے۔ اب حالات کی شدت سے محفوظ رہنا ہے تو اپنی دعاؤں کو مزید بڑھا دو۔ خالہ جی کی وفات ہوئی تو میں اپنی بیگم مریم کے ساتھ سفر پر تھا۔ ہم نے گاڑی روک لی اور ان کی مغفرت کی دعا کی اور خوب روئے خدا کے حضور۔ ہماری امی کی وفات پر کسی دوست نے مجھے کہا کہ تمہاری امی جیسے لوگ جنت کا سنگار ہوتے ہیں۔ میں ان کا ممنون ہوں جنہوں نے یہ کہا اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے یہ بھی کہوں گا کہ خالہ جی آپ جیسے بھی جنت کا سنگار ہوتے ہیں۔

آخر میں، میں اپنی امی سے، خالہ جی سے اور سب ماؤں سے کہوں گا کہ آپ کے شفقت بھرے ہاتھوں کی مہک ہمیشہ ہماری سانسوں کو معطر کرتی رہے گی اور آپ کے ہاتھوں کا لمس ہمیشہ محسوس ہوتا رہے گا نیز ہم شکر گزار ہیں ان محبتوں اور شفقتوں کے لئے جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہم شکر گزار ہیں ان قربانیوں، ان محنتوں اور ان دعاؤں کے لئے جو آپ نے ہمارے لئے کیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اولاد ہونے کا اعزاز بخشا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خدا تعالیٰ آپ سب کو جنت الفردوس میں خاص مقام عطا کرے اور ہمیں آپ کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین ثم آمین

★★★★★

عربی اُم الالسنہ (1)

پنجابی اور جرمن کی مشترکہ اصل

﴿چوہدری کولمبس خاں۔ مہدی آباد﴾

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1895 میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے کا دعویٰ فرمایا اور اس سلسلہ میں اپنی ایک زیرِ تصنیف کتاب مِنن الرحمٰن کا اسلامی اصول کی فلاسفی میں مختصر تعارف کروایا۔ مِنن الرحمٰن حضور علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں شائع نہ ہو سکی البتہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں 1922 میں طبع ہوئی۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مضمون کو حسب ذیل تین مراحل میں تقسیم کرتے ہوئے فرمایا کہ:

- پہلے مرحلہ کے طور پر زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔ (مضمون ہذا اسی مرحلہ کے ضمن میں ایک حقیر مساعی ہے)
- دوسرے مرحلہ پر عربی کا اُم الاَلسنہ بپائیہ ثبوت پہنچانا
- اور تیسرے مرحلہ میں عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس کام میں معاونت کرنے والوں میں سے مکرم خواجہ کمال الدین صاحب یکے از غیر مبائعین نے اسی نام (مِنن الرحمٰن) سے ایک کتاب بزبان اردو شائع کی۔ لیکن اس کام کو سائینسی انداز میں اور انگریزی زبان کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کا اعزاز مکرم محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؒ امیر جماعت ضلع فیصل آباد کے حصّہ میں آیا۔ انہوں نے بنیادی کام کے طور پر عربی کو کئی زبانوں کی ماں کے طورر پر ثابت کیا اور English traced to Arabic کے ذریعہ ایک لغت مع قواعد علم الاشتقاق دنیا کے سامنے رکھی جو اپنی مثال آپ ہے۔ جس سے دوسرے مرحلہ کا کام یعنی عربی کا ام الالسنہ بپائیہ ثبوت پہنچانا نہایت احسن رنگ میں انجام پایا اور آپ کی انگریزی میں تصنیف (عربی زبانوں کی ماں) پر پاکستان کے معروف انگریزی اخبار Pakistan Times نے مورخہ 28 مارچ 1963 کی اشاعت میں لکھا:

"The formulas evolved by the author are invariably and sufficiently illustrated by telling examples. The book forms fascinating reading providing surprises at every page. A considerably long period of intensive study of major languages and philological treatises has gone in the compilation of the book. It turns a seemingly impossible task into an easy mathematical one"

آجکل انٹرنیٹ میں زبانوں کے اشتراک پر کئی پورٹال موجود ہیں لیکن عربی زبان جو قدیم ترین ہے اس کو اصل تسلیم کرنے کی طرف کسی کا دھیان نہیں جا رہا۔ یہ اسلام سے بُغض کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور ذوق کی مجبوری بھی۔ اس مضمون کے ذریعہ اِن احباب کی دلچسپی بڑھانے کے لئے جو عربی زبان کی گرائمر پر عبور نہیں رکھتے۔ جرمن اور پنجابی زبان کے اشتراک کے ثبوت کے طور پر ذیل میں (پنجابی سنسکرت کی ایک شاخ ہے اور ماہرین لسانیات جرمن اور سنسکرت کے اشتراک کو تسلیم کرتے ہیں) چند جدول Tabelle دیئے جارہے ہیں جن کے پڑھنے سے انہیں خوشگوار حیرت ہو گی کہ جرمن زبان جس کو ہم اتنا مشکل تصور کرتے ہیں یہ تو اپنی ہی زبان ہے۔ اسطرح انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ راقم کو محترم حضرت شیخ صاحبؒ سے براہ راست اس روشنی کی کسی قدر تحصیل کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذَالِک۔ اس لئے تیاری مضمون کے لئے حضرت شیخ محمد احمد

صاحب مظہرؒ کے مرتبہ قواعد علم الاشتقاق کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے۔اِن سے انسان لفظ کی اصل ﴿جڑ﴾ تک پہنچ سکتا ہے۔اس ضمن میں یہ بات بیان کرنی ضروری ہے کہ مکرم شیخ صاحبؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کے نام کی متابعت میں **اس**

لسانی نظریہ کا نام

MINAN-UR-RAHMAN THEORY OF LANGUAGES

رکھا ہے اور جوں جوں تحقیق آگے بڑھے گی اس تھیوری کی روشنی پھیلتی جائے گی۔انشاءاللہ العزیز

انسانی اعضاء

Deutsch	Alt Deutsch	Änderungen	Umschreibung	Punjabi	Punjabi
MUND	MUNT	T und D	MUHN-~~d~~	MUNH	مُنہ
HAND	HANT	Wie oben	HA-~~n~~-T~~h~~	HATH	ہات۔ہاتھ
AUGE	OUGE	K zu G	AUKH	AKH	اکھ۔رکھوالی رکھ
HAAR	HAR	H= WH & R=L	W~~h~~AL	WAAL	وال۔بال
NASE	NASA	NAS+S	S = K	NAAK	ناک۔ناساں۔

زمین اور زمینداری

Deutsch	Alt Deutsch	Änderungen	Umschreibung	Punjabi	Punjabi
ACKER	AKKER	E=A	EKER	EKER	ایکڑ
GAU	GAU	(GEBIET)	GAU+N	GAUN	گاؤں۔پنڈ
WASSER	WATTER	S=T	WAT+TAR	WATTAR	وَتر۔وَتر آگیا
BLATT	PBLAT	B=P & L weg	PLAT	PAT+A	پتا۔پت
BÜLLE	BULLE	U=A od, Ä	BÄLLE	BÄL	بیل
LEDER	LETHAR	D=T	LITHAR	LITTER	لِتر۔چمڑے کا جوتا
THEKE	THECA	THE+CA	THEKA=THEH	THEH	تھیہ۔تھڑا
HÜÜTE	HÜTTA	HUT+TA	HAT, HATTI	HATT, HATTI	ہٹ۔ہٹی
PFAHL	PHAL,PFAL	PHAL+A,PHALA	PHALA	PHALA	پھالا۔ہل کا حصہ
BOTANIK	BOTANE	~~NIK~~ weg	BOTA, BOOTA	BUTA	بُوٹا۔پتا پتا بوٹا بوٹا حال
MATSCH	MATSCH	MUDD, MATT	MUTT+I	MATTI	مٹی۔ماٹی
TAL	THAL	THAL	THAL	THAL	تھل

افعال: یہ مدِ نظر رہے کہ کم و بیش چار ہزار سال پہلے زبان کا اشتراک پیش کیا جارہا ہے۔اس جدول میں سہ حرفی الفاظ کے ذریعہ آپ کو عربی کی جانب راغب کرنا بھی مقصود ہے۔عربی ف۔ع ل یعنی فعل ایک ایسا سسٹم ہے جس سے اصل Root تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔پنجابی میں Infinitive کے آخر پر۔ن+ا۔نا ہوتا ہے جبکہ جرمن میں صرف۔ن۔ہے

Deutsch	Alt Deutsch	Änderungen	WURZEL/ROOT	Punjabi	Punjabi
LADEN	LADEN	LADDAN	LDN	LADD+NA	لَد+نا۔لَدنا
DECKEN	DEKJAN	DHAKAN	DKN	DHAK+NA	ڈھک+نا۔ڈھکنا

TOBEN	TOBEN	TOB+EN, B=P	TBN	TOP+NA	ٹَپ+نا۔ٹپنا کودنا
REGIEREN	REGERN	RAJ+IEREN	RAJ	RAJ+KARNA	راج+کرنا
BRENNEN	BRANA	R=L,BLN+EN	BLN	BALN+NA	بَل+نا۔بَلنا۔جلنا
LECKEN	LEKEN	LAK+EN	LKK	LAKK+NA	لَک+نا۔لَگنا۔چاٹنا
WEINEN	WEINON	WEIN+EN	WNN	WÄN+KARNA	وَین+کرنا۔رونا
WEHREN	WEHR	WEHR+EN	WHR	WEHR+NA	وہر+نا۔وہرنا۔جواب دینا
SCHÜREN	SCHOR	SCHOR+EN	SHR	SHOR+KARNA	شور۔شرارت+کرنا
BINDEN	BIND-AN	BIND+EN	BND	BANDH+NA	باندھ+نا
DROHEN	DROhen	DROH+EN	DRO	DRAO+NA	ڈرا+نا

چند متفرق الفاظ

Deutsch	Alt Deutsch	Änderungen	Umschreibung	Punjabi	Punjabi
BURSCHE	BURSCH	BUR+TSCHA	BUR+TSCHHA	BURTSCHHA	بُرچھا۔نوجوان
SCHÖN	SCONI	SCHÖN=SOHN	SO+HAN	SOHAN	سوہن۔حسن
KASSE	CASSA	KhASSA	KHIESSA	KHEESA	کِھیسہ
BÖRSE	BORSA	S=J, R weg	BOrJHA	BOJHA	بوجھا۔جیب
KUH	KAU	K=G	GAO	GAO/GAE	گاں۔گائے
ROT	ROD	D=T	O=A	RATt	رَت۔خون
DURST	THURST	THUR+ST	ThR+EH	TREH	تریہہ۔ترہایا۔وریہاں دا
BAHN	BONA	O=A, BANNA	BANNA	BANNA	بَنہ۔بنیرا۔بن
BRATEN	PRATEN	PRAT+EN		PRAT	پرات۔برتن
NARR	NARRI	NARI	NARi	NAR	نار۔عورت
DREI	THREA	D=T	TR+AE	TRAE	ترائے۔تین
TELLER	TELER	ER weg	TEL=TAL=THAL	THAL	تھال۔تھالی

★★★★★

یادرفتگان

مورخہ 26۔ اپریل 2014 کو بیت السبوح فرانکفورٹ میں یادرفتگان کے عنوان سے زیرصدارت محترم مولانا فضل الہیٰ انوری صاحب ایسوسی ایشن کی دعائیہ جنرل میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پچاس سے زائد دوست شامل ہوئے ۔ محترم نیشنل امیر صاحب، محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر ومشنری انچارج، محترم ڈاکٹر محمود احمد طاہر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ مکرم ڈاکٹر محمد ظفر قریشی امریکہ سے بھی شامل ہوئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا جو مکرم عبدالحنان ڈوگر صاحب نے کی۔ مکرم پروفیسر حمید احمد صاحب نے مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا، ان کا تعارف کریا اور تعلیم الاسلام کالج کی مختصر تاریخ بیان کی اور کالج کی نمایاکامیابیوں کا جائزہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایسوسی ایشن کی کارکردگی اور مالی پوزیشن کے متعلق حاضرین کو آگاہ کیا۔۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحاق اطہر صاحب نے کالج کی یاد میں اور مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب نے ربوہ کے تعلیمی اور روحانی پر امن ماحول پر اپنی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد بہت سے دوستوں نے کالج کی پرانی یادوں کا ذکر کیا۔

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر نے پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں مرحوم کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ تعلیم الاسلام کالج میں .M.Sc فزکس کے اجراء اور نمایاں کامیابیوں کا خاص طور پر تذکرہ کیا۔ ان کے علاوہ مکرم رفیق احمد شاہد صاحب نے محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی صاحب مرحوم کی خدمات سلسلہ پر تقریر کی۔ ان کے علاوہ مکرم مبشر احمد کاہلوں، مکرم عبدالشکور بھٹی صاحبان نے مختصر خطاب کیا۔ مہمانوں میں مکرم محترم مولانا حیدرعلی ظفر صاحب نے ربوہ کے پاکیزہ روحانی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ جامعہ احمدیہ میں طالب علمی کے زمانہ میں خدام الاحمدیہ میں زعیم حلقہ تھے تو کالج بھی ان کی زعامت میں شامل تھا اس لحاظ سے وہ بھی کسی حد تک کالج کے ماحول کی پاکیزگی کی گواہی دے سکتے ہیں۔ بعد ازاں مکرم حمید اللہ ظفر نے ثاقب زیروی مرحوم کی خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم محترم مولانا فضل الہیٰ انوری صاحب نے کالج کا زمانہ کے دلچسپ ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اختتام سے قبل مکرم پروفیسر حمید احمد صاحب نے مرحوم اساتذہ، طلباء اور کالج کے کارکنان نے ناموں کی طویل فہرست، بغرض دعا، پڑھ کر سنائی۔

میٹنگ کے آخر میں مکرم محترم مولانا محمود احمد بنگالی مرحوم امیر جماعت آسٹریلیا کی رحلت پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حضرت امیر المو منین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور مولانا محمود احمد بنگالی کے خاندان کی خدمت میں تعزیت پیش کی گئی۔

تقریب کے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا انتظام بیت السبوح کی کینٹین میں کیا گیا تھا۔ یہ انتظام مکرم خاور افتخار صاحب اور مکرم مشہود احمد صاحب نے بڑی محبت سے کیا تھا۔ ہم ان دونوں دوستوں کے بے حد مشکور ہیں۔ کی اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اس تقریب کے انعقاد کے سلسلہ میں محترم نیشنل امیر صاحب اور محترم جنرل سیکریٹری صاحب نے ہر مرحلہ پر مکمل تعاون اور سرپرستی فرمائی جس کے لئے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اس پر دلی تشکر کا اظہار کرتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کا مؤلفہ قاعدہ یسر نا القرآن اور نئی طرز کتابت

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ: ڈاکٹر سید محمد خیر البشر۔ کینیڈا

قریب سو برس پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور حیات میں بے شمار غیر معمولی واقعات اور کام ہوئے۔ ان میں قاعدہ یَسَّرنَا القرآن کی تصنیف اور یَسَّرنَا القرآن والی نئی طرز کتابت کا رائج ہونا اپنی شان و شوکت اور خدمات میں بے مثل ہے۔ میں کئی دہائیوں سے ان دونوں نعمتوں سے فیضیاب ہو رہا ہوں۔ قریب تین دہائیوں سے قاعدہ یَسَّرنَا القرآن میرا روزمرہ کا معمول ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن اپنے خدوخال، شکل و شباہت، اشتہار، دیباچہ، اسباق، ہدایات برائے اساتذہ اور وصیت کے مضامین پر مشتمل جوں کا توں قائم ہے۔ نسل در نسل مفید اور مقبول رہتے ہوئے قاعدہ ہذا نے وہ وابستگی، عقیدت اور مقام حاصل کیا کہ اس کے عقیدت مند کسی دیگر قاعدہ کو جانچنے، پرکھنے بلکہ دیکھنے کو تیار نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس قاعدہ میں موجود علمی، تدریسی اور تفریحی خزانے عام آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ قاعدہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر میں اپنے جذبات تشکر اور تحدیث نعمت کے لئے یہ مضمون آپ کی نذر کر رہا ہوں۔

ذکر واقعات

صدی دو صدی پہلے بر صغیر ہندوستان میں صرف بغدادی رسم الخط اور بغدادی قاعدہ مشہور و مقبول اور مستعمل تھے۔ پھر یوں ہوا کہ خوش قسمت حضرت پیر منظور محمد مرحوم مؤلف قاعدہ یَسَّرنَا القرآن نے بغدادی کتابت اور بغدادی قاعدہ پر پڑھنے پڑھانے والوں کی ایک مشکل یاد شواری کو دریافت کیا اور دونوں کو، تلاوت سیکھنے اور سکھانے والوں کے لئے، غیر آسان اور غیر دوستانہ قرار دیا۔ انہوں نے تحریر کیا کہ اس سسٹم پر تلاوت سیکھنے والوں کو اپنے سبق اور عبارتیں 'طوطے کی طرح' رٹنی پڑتی ہیں جو قریب حفظ کے ہوتا ہے۔ انہوں نے چاہا کہ اس مشکل یاد شواری کو دور کیا جانا چاہیئے۔ مؤلف قاعدہ خوش نصیب تھے کہ خداوند کریم نے انہیں مذکورہ مشکل یاد شواری کا علاج کرنے اور اسے دور کرنے کی نیت، غور وفکر، ہمت اور تدبر نصیب کیا۔ ورنہ بہت سے مسلمان اور بھی تھے جنھوں نے اس مذکورہ مشکل کو محسوس کیا مگر اس کے ساتھ عمر گزار گئے۔

حضرت پیر صاحب کو خداوند کریم نے ایک 'نئی طرز کتابت' مذکورہ مشکل یاد شواری کے علاج کے طور پر عطا فرمائی۔ پیر صاحب نے بغدادی رسم الخط میں دشواری بلکہ غلطیوں کے امکان کو اور اپنی ایجاد کردہ طرز کتابت میں واضح آسانی اور درستی کو' بین طور پر ظاہر کرنے کے لئے چند مثالیں اپنے عربی قاعدہ کے دیباچہ میں درج کی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان مثالوں کو پھر سے دیکھا جائے تاکہ حضرت پیر صاحب کے لئے تشکر کے جذبات پھر سے نمودار اور بیدار ہوں۔ بیدار بخت حضرت پیر صاحب کے قاعدہ کو اور ان کی نئی طرز کتابت کو اہل قادیان نے دیکھا، جانچا اور عملی افادیت کو پرکھا۔ جب دونوں کو مفید اور موزوں پایا تو جماعت احمدیہ عالمگیر نے بطور ایک ماڈرن سہولت اور الٰہی احسان کے قبول کیا اور رائج کیا۔ چنانچہ بفضل خدا دور دور تک لوگ باگ اس قاعدہ اور نئی طرز کتابت سے فیضیاب ہونے لگے۔ قرآن مجید کا سیکھنا، پڑھتے رہنا اور پڑھانا آسان ہو گیا۔

قرآن شریف

قاعدہ ہذا میں پیر صاحب نے لکھا ہے کہ انہیں باوجود بہت تلاش کے ایسا قرآن شریف کوئی نہیں ملا جس میں اعراب کو اپنے اپنے حروف کے ساتھ رکھنے کا التزام کیا گیا ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس التزام اور احتیاط کے ساتھ اپنی کتابت پر قرآن شریف لکھنے کا مشکل اور لمبا کام شروع کیا۔ خداوند کریم کی عطا کردہ توفیق اور اس کے فضل و رحم کے ساتھ ان کے لکھے پارہ جات ایک ایک کر کے طبع ہونے شروع ہوئے۔ آخر کار ایک

آسان تر طرز کتابت میں قرآن شریف بنی نوع انسان کو نصیب ہو گیا۔ بلاشبہ آج تک یہی نسخہ قرآن آسان ترین ہے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس پر ماشاءاللہ بجا فخر ہے۔

عربی کا قاعدہ

مرحوم مغفور حضرت پیر صاحبؓ کا دوسرا بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے برصغیر ہندوستان میں موجود اردو دان مسلمان خاندانوں اور ان کے بچوں کے لئے قاعدہ یَسَّرنا القرآن ترتیب و تدوین کیا۔ ان کی تدریسی صلاحیتوں کی تعریف میں چند کلمات درج ذیل ہیں۔

- عربی کی بجائے قاعدہ ہذا میں ذریعہ تعلیم و تدریس اردو ہے۔ ہدایات برائے اساتذہ، دیباچہ، اشتہار، دیگر مضامین اور وصیت سب کے سب سلیس اردو میں تحریر ہیں۔
- عربی حروف تہجی کے نام اور تلفظ التزاماً مقامی اردو حروف کے تلفظ مثلاً بے، تے، فے کے مطابق کرنے کی ہدایت درج ہے۔
- اسی طرح عربی اعراب کو عربی ناموں سے روشناس کروانے کی بجائے مقامی اردو ناموں مثلاً کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹی پیش کہلوا کر گزارا کیا گیا ہے۔
- قاعدہ ہذا میں ارادتاً اردو سلیس الفاظ اور فقرہ جات شامل کئے گئے ہیں تاکہ اردو دان طبقہ اس سے مانوس رہے اور راغب رہے۔
- پیر صاحب کی اپنی تحریر کے مطابق قاعدہ ہذا کو پڑھ کر اردو پڑھنا بچے کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ میں نے خود قاعدہ یَسَّرنا القرآن کے بعد تیزی سے اردو پڑھنا سیکھ لیا تھا۔

تلاوت کے قواعد

قاعدہ یَسَّرنا القرآن کا کورس مکمل ہے، ترتیب موزوں ہے، قواعد کی اردو زبان نہایت مناسب اور سلیس ہے جو آج تک بوڑھی اور بوسیدہ نہیں ہوئی ہے۔ چند مثالیں آپ کی یادوں کو تازہ کرنے کے لئے پیش خدمت ہیں۔

- حروف کی کل اشکال: ہر عربی حرف کی چاروں اشکال، یعنی اس کی مفرد شکل اور لفظوں کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں واقع ہونے کی اشکال سکھانے کے بعد بعض حروف کی دیگر شکلیں بھی سکھائی گئی ہیں۔
- جزم: (قاعدہ نمبر ۹) جس حرف پر جزم واقع ہو، اس کے ساتھ اس سے پہلے حرف کو ملا دیا کرو۔ استثناء قاعدہ نمبر ۳۲ میں دیکھیں۔
- خالی حرف: (قاعدہ نمبر ۱۹) 'خالی حرف نہیں بولتا'
- استثناء: ہاں وہ خالی الف بولتا ہے جس سے پہلے زبر والا حرف ہو اور بعد میں کوئی جزم والا حرف نہ ہو۔ (استثناء کا استثناء، قاعدہ نمبر ۳۵ میں مذکور ہے)
- تنوین: (قاعدہ نمبر ۲۵)۔ تنوین کے بعد جب حرف مشدد آئے تو بجائے دو زبر کے ایک زبر، بجائے دو زیر کے ایک زیر اور بجائے دو پیش کے ایک پیش سمجھیں۔
- استثناء: جب تنوین کے بعد حرف مشدد 'ی' یا 'و' ہو تو ملاتے وقت تنوین کو مکمل دو زبر، دو زیر اور دو پیش سمجھیں۔
- ادغام: (قاعدہ نمبر ۳۲) قاعدہ نمبر ۹ کے برعکس جزم والے حرف کے بعد اگر تشدید والا حرف نظر آ جائے تو جزم کو چھوڑ کر تشدید والے حرف کے ساتھ ملائیں۔

❖ نون قطنی: (قاعدہ نمبر ۳۵)۔ نون قطنی سے پہلے کا خالی الف، جس سے پہلے اگرچہ زبر والا حرف بھی ہو تو بھی یہ خالی الف نہیں بولتا۔ یعنی قاعدہ نمبر ۱۹ کا استثناء ہے۔ لہٰذا خالی الف سے پہلے والے زبر والے حرف کو لمبا نہ کریں۔

❖ وقف کرنا: (قاعدہ نمبر ۳۷)۔ اگر کسی متحرک حرف کے مابعد وقف کی کوئی علامت آجائے تو متحرک حرف کی زبر، زیر، پیش کو معدوم سمجھ کر اس کے ساتھ اس سے پہلے والے حرف کو ملا کر متحرک حرف کو ساکن کر دیں۔

❖ علاوہ ازیں اگر متحرک حرف گول ۃ ہو اور مابعد وقف کی کوئی علامت آجائے تو 'ۃ' کی بجائے 'ہ' پڑھی جائے گی۔

❖ اگر ایک زبر والے حرف کے بعد خالی الف ہو اور مابعد وقف کی کوئی علامت آجائے تو وہ الف ویسے ہی بولے گا۔ یعنی زبر سے ملا کر بولے گا۔ گویا وقف کا کچھ اثر نہ ہو گا۔

❖ مگر اگر دوزبر والے حرف کے بعد خالی الف ہو اور مابعد وقف کی علامت آجائے تو وہ الف تو بولے گا اگرچہ 'دو' کی بجائے صرف ایک زبر پڑھی جائے گی۔ دوزبر کے بعد خالی 'ی' 'الف' سے بدل جائے گی۔

قاعدہ کے فوائد

باعث دلچسپی ہو گا اگر حضرت پیر صاحب کی اپنی تحریر کے مطابق قاعدہ یَسَّرْنَا القرآن کے چند فوائد بھی حاضر خدمت کئے جائیں۔

- قاعدہ یَسَّرْنَا القرآن نے استادوں کی درد سری اور مغز خوری اور غصہ کے جلے بھنے رہنے کی تکلیف ختم کر دی ہے۔ قاعدہ ہٰذا نے ان کے لئے کام کو پہلے سے بہت آسان کر دیا ہے۔ بہت سا کام جو استادوں کو کرنا پڑتا تھا یہ قاعدہ خود کرتا ہے۔
- قاعدہ بغدادی کے کئی نقائص اور کمزوریوں کی وجہ سے بچوں پر ایک بڑی مصیبت نازل تھی، ناواقف استاد غصہ میں بھر کر بچے کی کھال تک ادھیڑ دیتے تھے۔ قاعدہ یَسَّرْنَا القرآن نے ان تمام خرابیوں کو دور کر دیا ہے۔ اور بچے اس مار سے جو ناجائز طور پر انہیں پڑتی تھی محفوظ کر دیا ہے۔
- بجائے کئی سال کے صرف چھ ماہ میں بچے قرآن کریم پڑھ لیتے ہیں۔ چار ماہ میں قاعدہ ختم ہو جاتا ہے۔ باقی دو ماہ میں قرآن شریف بچے سے سن لیں۔
- اس قاعدہ کو پڑھ کر اردو پڑھنا بچے کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔
- اس قاعدہ نے ارشاد خداوندی [وَلَقَدْ یَسَّرْنَا القرآن لِلذِّکر] کی صداقت کو ثابت کر دیا ہے۔ آیت مذکورہ میں ایک پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ قرآن شریف کا پڑھنا مشکل سمجھیں گے لیکن لوگوں کے اس خیال کو باطل کر دیا جائے گا۔

میرے شاگرد اس زمانہ میں قرآن شریف کا پڑھنا مشکل سمجھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ان کے اس خیال کو کب تک باطل کر دیا جائے گا؟ تاہم چونکہ اس زمانہ (۱۹۰۴ء) میں قاعدہ ہٰذا کے ذریعہ سے ان لوگوں کے خیال کو باطل ثابت کر دیا گیا تھا اور خداوند کی پیش گوئی پوری ہوئی تھی اس لئے اس قاعدہ کا نام یَسَّرْنَا القرآن رکھا گیا تھا۔

میں ایک تمثیل عرض کرتا ہوں۔ بغدادی سسٹم پر کسی نئے اناڑی کا تلاوت سیکھنا ایسے ہے جیسے ایک اناڑی دو پہیے والی سائیکل کی سواری سیکھے۔ جبکہ یسرنا القرآن سسٹم پر ایسے ہے جیسے ایک اناڑی تین پہیے والی موزوں سائز کی سائیکل پر سواری سیکھے۔ پھر نہ غلطی کرے اور نہ سائیکل سے گرے۔

اب ایک تجربہ عرض کرتا ہوں۔یَسَّرنَاالقرآن سسٹم پر تلاوت سیکھنے والے طلباء حسب ضرورت بعد میں بغدادی اور دیگر عربی رسم الخطوط پر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ اعتراض بے بنیاد ہے کہ یَسَّرنَاالقرآن سسٹم پر تلاوت سیکھنے والے دیگر رسم الخطوط پر ناکام رہتے ہیں۔ بات ضرورت اور نیت کی ہے۔

اب ایک اندازہ پیش خدمت ہے۔ بغدادی سسٹم پر پڑھے کامیاب طلبا میں سے جتنے فی صد (رضاکار) استاد قرآن شریف پڑھانے والے پیدا کرتے ہیں ۔ اس سے کہیں زیادہ فی صد رضاکار استاد ،یَسَّرنَاالقرآن سسٹم پر پیدا ہوتے ہیں اور یہ محض برکت خداوندی ہے۔اتنے فوائد کی موجودگی یَسَّرنَاالقرآن سسٹم کے عقیدت مندوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس سوسالہ محفوظ ومفید اور مقبول قاعدہ کو بہترین قاعدہ قرار دیں۔

تراجم

گزشتہ سوبرس سے حضرت پیر صاحب کی کتابت قرآن شریف اور قاعدہ یَسَّرنَاالقرآن نے اپنی عملی افادیت اور مقبولیت کے جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں۔چند دہائیوں سے قاعدہ میں موجود اساتذہ کے لئے اردو ہدایات کے تراجم قاعدہ یَسَّرنَاالقرآن کے عربی اسباق کے ساتھ لگا کر دیگر زبانوں میں خدمت کر رہے ہیں۔ اب دیس دیس میں قاعدہ یَسَّرنَاالقرآن کی یہ عبارت با آواز بلند پڑھی جا رہی ہے۔' یہ عربی کا قاعدہ ہے، عبارت اردو کی ہے'۔ ماشاءاللہ

ارشاد خداوندی

مؤلف قاعدہ یسرناالقرآن حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے خاص اہتمام سے ارشاد خداوندی کا ذکر کیا۔ پھر اس پیشگوئی کو ایک بار پھر سے پورا ہونے کو ثابت کیا اور اس پر اپنی تالیف کا نام 'قاعدہ یَسَّرنَاالقرآن' رکھا۔یہ ان کا انعام تھا جس کے لئے قرآن کے رحمان خدا تعالیٰ نے انہیں چن لیا تھا۔ ابتدائے قرآن اور آغاز اسلام کے وقت عربی تحریریں اور عبارتیں رموز اوقاف، اعراب، شدہ، جزم بلکہ نقطہ جات سے عاری اور خالی تھیں۔ عربوں کو ایسی عربی عبارت کے پڑھنے میں ہر گز کوئی دقت یا مشکل نہ تھی۔ مابعد کی تمام صدیوں میں قرآن شریف کی عبارتوں کو ہم جیسے غیر عرب مسلمانوں کی خاطر آسان سے آسان تر بنایا گیا۔یہی دستور اور سلسلہ آئندہ بھی ارشاد خداوندی کی سچائی کی خاطر جاری رہے گا۔ جیسا کہ قرآن شریف کی حفاظت جاری رہے گی۔

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کی قرآن شریف کے لئے عظیم خدمات اور ہم جیسوں پر بے انتہا احسانات ہیں انکے اجر بے حساب کے لئے، ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے خاکسار کی دلی دعائیں جاری وساری ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 14 نومبر 2003 سے شکریہ کے ساتھ)

E.mail:smk@EasyReciteArabic.org

Web Site: www.EasyReciteArabic.org

Phone: 905-303-5781

★★★★★

بسم الله الر حمٰن الرحيم

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen.

Quarterly Magazine of

T.I. College Old Students Association Germany

English and German Section

ALMANAR

Mai-June 2014

Director: Prof. Hamid Ahmad Chaudhry

Editors: Frau Munnazza Aqil Khan

Frau Areeba Dogar

Design: Muhammad Zaheer Ahmad (Software Engineer)

Contents

Inhalt

Nr.	Artikle	Page
1	Honours for Old Students Dr. Sohail Khan, Holland Malik Abdul Mannan, U.S.A. Prof. Dr. Mohammad Sharif Khan U.S.A.	1
2	Arabisch -die Mutter alle Sprache Deutsch zurückverfolgt zu Arabisch (Ch. Columbus Khan, Mahdi Aabad)	3
3	A historic letter (Shah Faisal to Chaudhry Sir Muhammad Zafrullah Khan)	6
	Urdu Section	

Dr. Sohail Khan, Holland

My dear Hameed sahib,
Assalamo-Alaikum.
In Rabwah, I have spent the most important time of my life. My whole childhood is and remains in Rabwah. In my point of view, T.I.College Rabwah made my personality and the future. From 1980 - 1985, I spent almost 5 years in T.I. College Rabwah. After B.Sc. from T.I. College, I came to Holland and completed my masters and doctrate. After that I went to South Africa, Taiwan and USA for specialisations. Today, I have my own private practice as a medical nutritionist/clinical dietitian, in three Dutch major cities, The Hague, Rotterdam and Amsterdam. I have written and published, until now, 3 books: one in Urdu (Sehet hi Zindgi he); one in Dutch (Voeding & Gezondheid bij Hindostanen) and one in English (Nutrition and Health for South Asians).

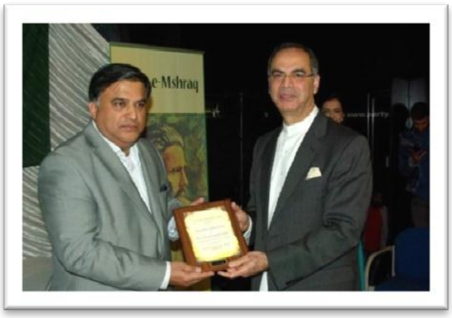

In F.Sc and in B.Sc., I was taught by couple of wonderful teachers, like Prof. Sharif Khan (Biology, Zoology), Prof Atif (Physics). Prof. Ansari (Chemistery), Prof Jalil (English), Prof. Abid (Urdu) ...Those days were marvelous.
I thank you all for this remarkable initiative. God bless Rabwah, Pakistan.
With profound regards,
Dr. Suhail Khan
Nutritionist/Clinical Dietitian/Author

Malik Abdul Mannan, USA

Respected Professor Hameed Sahib,
With reference to our recent telephone talk, I am sending you my photograph.
I am an old student at T.I. College, Rabwah, Pakistan from 1958 to 1962. I am 72 years old. I have lived and worked in the USA for the last 45 years. I came to the USA in 1968 and have since then lived in the state of New Jersey. Congratulations and best wishes for being the President of old Students of T.I. College Association.
Presently I am working as a "World Peace Ambassador" with the Rotary International Club, which is a N.G.O and auxillary of U.N.O.
This is the second highest position which has been offered to an Ahmadi after Late Sir Zafarullah Khan Sahib who was President of Security Council of the U.N.O.
Please print the attached or a summary of the attached titled "An international award presented to an old student of T.I. College" in the next Almanar Magazine.
Prayers requested.
Sincerely,
Mannan

ایک احمدی کا
بین الاقوامی اعزاز

مکرم محمد اجمل شاہد صاحب سابق امیرو مشنری انچارج نائیجیریا تحریر کرتے ہیں۔
مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالمنان ملک صاحب ابن مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب مرحوم آف دوالمیال ضلع چکوال حال مقیم وکلیر و نیوجرسی امریکہ کوان کی خدمات کے اعتراف میں اقوام متحدہ کی ایک ذیلی تنظیم روٹری انٹرنیشنل کلب نے ان کو World Peace Ambassador یعنی سفیر برائے امن کے اعزاز سے نوازا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے اور تمام جماعت کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور دنیا میں قیام امن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Prof. Dr. Mohammad Sharif Khan (Lifetime achievement award)

Members of the Talim-ul-College Old Students Association Germany congratulate our dear friend Prof. Dr. Mohammad Sharif Khan for this well deserved honour.

★★★★★

Arabisch -die Mutter alle Sprachen

Deutsch zurückverfolgt zu Arabisch

(Ch. Columbus Khan, Mahdi Aabad)

In der Sprachwissenschaft (Linguistik) Etymologie findet man eine neue Disziplin, welche sich mit der Entwicklung und dem Ursprung des Wortes befasst. Hierbei existieren mehrere Theorien über die Entstehung der Sprachen, die überwiegend auf Naturereignissen basieren. Die „Sound-Theorie“, die Onomatopöie Theorie basiert auf die natürlichen Laute, die wir überall wahrnehmen – beispielsweise “Ding-Dung“ oder “ tick tack“ usw.

Hazrat Masih Maud[as] verkündete bereits im Jahre 1895 in seinem Buch „Die Philosophie der Lehren des Islam“, dass Arabisch die Mutter aller Sprachen ist, welche von Gott den Menschen gegeben wurde. Sein Buch “Minna nur Rehman“ erschien 1922, worin er die Grundregeln für die Herkunft der Worte schuf und den Zweck des Buches in drei Abschnitte mit folgenden Zielen teilte:

1. Es sollte bewiesen werden, dass alle Sprachen untereinander Gemeinsamkeiten haben.
2. Es sollte bewiesen werden, dass Arabisch die Mutter aller Sprachen ist.
3. Es sollte bewiesen werden, dass aufgrund dieser übernatürlichen Merkmale Arabisch eine offenbarte Sprache ist.

Auf Grundlage dieser in diesem Buch festgelegten Grundregeln hat Hazrat Sheikh Mohammad Ahmad Mazhar Advocate aus Faisalabad, Sadar Majlis Waqf e Jadeed, diese Aufgabe übernommen und vor fünfzig Jahren sein erstes Buch in englischer Sprache “Arabic Mother of all Languages“ veröffentlicht, wonach er weitere Bücher in Form von Wörterbücher verfasste und dadurch den Beweis erweiternd belegte, dass Arabisch die Ursprache der Menschheit ist. Er erstellte etymologische Regeln in Detail, wodurch weitere Arbeiten erleichtert wurden. Er benennt diese Theorie des Ursprungs der Sprachen nach dem Titel des Buches von Hazrat Masih Maud[as] als:

„Mina nur Rehman - Theorie des Ursprungs der Sprachen“

Es ist wichtig zu erwähnen, dass Philologen zugeben, dass viele arabische Wörter in anderen Sprachen vorzufinden sind und besonders im Bereich der Naturwissenschaft viele Begriffe in veränderter Form vorkommen, die ihren Ursprung im Arabischen finden, dadurch jedoch nicht gemeint sei, dass Arabisch die Ursprache ist, sondern es sich dabei lediglich einer Form von LEIHWÖRTER handele.

Unsere Aufgabe besteht nun zu beweisen, dass Deutsch dem Arabischen zurück verfolgt, was bedeutet, dass der Ursprung der Grundwörter der deutschen Sprache in der arabischen Sprache manifestiert ist. Dazu ist im Vorfeld notwendig zu wissen, dass Wörter, die im Arabischen im Infinitiv vorzufinden sind, überwiegend trilateral basiert sind, welche in vielen weiteren Formen gebildet werden können.

Des Weiteren ist anzumerken, dass sich mal das Ursprungwort mit der Zeit verändert, seine Bedeutung jedoch meist erhalten bleibt und mal das Wort sich nicht viel ändert, seine Bedeutung jedoch kaum erhalten bleibt.
Verständlicherweise ist es nicht möglich in einem kurzen Artikel alle Regeln in einem Zug zu erklären. Die folgende Tabelle mit Änderungsarten werden Sie jedoch begeistern und nachdenklich machen, wie das menschliche hohe Kulturgut SPRACHE entwickelt wurde und dessen Ursprung in einer Offenbarungssprache d.h. im Arabischen liegt.

Allgemein Wörter

Deutsch	Pre/Suffix/Stamm Arabische	Bedeutung	Erklärung
Admiral	A(D)MIRAL = Amirul+~~Bahr~~ امير البحر	Marine Kommandeur	Amir hat ein D nach dem A Bahr entfernt
Arsenal	~~D~~Ar~~u~~sena+Lدار الصناعة	Fabrik	~~D~~Arsena +L= Arsenal
Elixier	A(E)lixierالإكسير	Essenz	AL=EL+ixier
Giraffe	زرافة	Bekannte Tierart	G=ز Garaffe
Magazin	MA(CH)SINمخزن	Aufbewahrungsplatz	G=CH(deutsch)
Monsun	MO(N)SUN موسم Mosun	Jahreszeit	Mo+N & sun=sum
Razzia	~~R~~ Gazzia غازية	Angriff	G=R
Safari	Safar/iسفر	Reise	I ist addiert
Sofa	Suf+fa صفةSuffa	Sitzgelegenheit	U=O اصحاب اصفه
Tarif	Tari(e)fتعريف	Bekanntmachung	TaaRief
Zucker	Zackarسكر	Süßmittel	U=A
Azimut	A(L)Z(A)~~I~~M~~U~~Tالسمت as-samt	Himmelrichtung	L wird nicht gesprochen
Zahn	ZA~~H~~Nسن	Zahn	Zan /San دانت
Grad	GR~~A~~D/DRGدرج	Grad	Buchstabendrehung
Kabel	K~~A~~B~~E~~Lح ب ل- حبل	Seil	H mit KH geändert حبل الله رسى
Burg	BURG ب ر ج - برج	Hohes Gebäude	U=زبر
Kapitän	K~~a~~P+itänق ب - قب	Chef/Vorgesetzter	B=P, “tain” ist suffix
Chiffre	C~~hi~~F~~f~~R~~e~~ص ف ر- صفر	nullwinkelige Zahl	Eine Null hat keinen Winkel
Wange	W~~AN~~GE(H)=WJHو ج ه - وجه	Gesicht	N entfernt, G=J
Nacken	A+N~~A~~CK~~EN~~=ANKع ن ق - عنق	Nacken	Körperteil
Kampfer	K~~A~~M~~P~~F(O)Rك ا ف و ر- كافور	Chemisches Mittel	M hinzugefügt
Stempel	ST~~E~~M~~PEL=~~STM=KTM خ ت م=ختم	Markenzeichen	S= K, +PEL Suffix
Kamp	(C) K~~A~~M~~P~~خ ى م - خيم خيمه	Zelt aufschlagen	P hinzugefügt

Weitere Beispiele

Deutsch	Bedeutung	Stamm	Arabische/Stamm	Bedeutung	Erklärung
Greifen*	Packen, Eng. Grab	GRB	كرب	überladen	G=K
Irren	Verlaufen	ARR	عر	Missen	I=A
Suchen	gehen einer Sache nach	SuKen	قس/ق س	Suchen	S und K vertauscht
Klang	Töne	CL~~n~~K	ص ل ق	Ton aussenden	K=C, G=K
Trinken	Flüssiges einnehmen	TR~~n~~K	ط ر ق	Durst stillen	Weg zum Wasser
Froh	Freude	FR~~o~~H	فرح- فرحت	Freude	Freude
Zentrum	Center	C~~n~~TR	ق ط ر - قطر	Point	Zentralpunkt

Steigen	hochgehen	SAT	ص ع د - صعد	hochgehen	Infinitiv entfernt
Schenken	geben	S(a)K	س ا ق - ساق	Geben	Sch= S, Infinitiv=en
Singen	Reim Sprechen	SG(J)	س ج ع - سجع	Reimprosa sprechen	Singen
Hastigen	Beeilen	ST+T	س ت ا - ستا	Beeilen	شیتی چهیتی
Messen	etwas messen	MSE	م س ح - مسح	Vermessen	Infinitiv=en
Nummern	Zählen/nummerieren	NMR	ن م ر- نمر	nummerieren	Verb mit ieren
Greifen*	Mit Hand nehmen	GRF	غ ر ف-غرف	entnehmen	Verb und ergänzt

„English traced to arabic" ist online und kostenlos downloadet werden:
http://www.alislam.org/topics/arabic/English%20traced%20to%20Arabic.pdf

★★★★★

A historic letter of Shah Faisal to Hazrat Chaudhry Sir Mohammad Zafrullah Khan

SAUDI ARABIAN DELEGATION
UNITED NATIONS
NEW YORK
9 East 62 Street

May 5, 1948

His Excellency
Sir Mohammed Zafrullah Khan
Minister of Foreign Affairs
Dominion of Pakistan

My dear friend:

Al salamu alaikum wa rahmat Allah.

It is with great regret that I learned of your departure on Friday and wish to take this opportunity to express to you our heartfelt thanks for your close cooperation and the noble stand which Your Excellency has taken, not only during this meeting, but since the question of Palestine has been put before the United Nations.

Allow me to state that your high principles have created a desire on the part of all righteous persons to identify themselves with the efforts of Your Excellency, not only on behalf of all the Arabs, but Moslems all over the world as well.

In keeping with this sentiment, I wish you in your forthcoming trip, a safe journey home and may God Almighty help you in the development of your beloved Country.

Yours most sincerely,

Faisal al Saud

وہ خط جو شاہ فیصل نے ۵ مئی ۱۹۴۸ء کو سر ظفر اللہ خاں کو لکھا۔